بیانیہ سوالات اور جوابات

سوال نمبر ا۔ وسائل کیا ہوتے ہیں؟ وسائل کی قسمیں اور اس کی اہمیت بیان کریں۔ قومی ترقی میں وسائل کی اہمیت کو اجاگر کیجئے۔

جواب: **وسائل:**

وسائل ایسی اشیاء ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسان اور ہر طرح کی زندگی کے لیئے پیدا کیا ہے۔ انہیں قدرتی وسائل کہتے ہیں۔

اقسام:

وسائل کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

ا۔ انسانی وسائل:

افراد جو بہت سے پیشوں سے منسلک ہوتے ہیں انسانی وسائل کہلاتے ہیں۔ ان میں قابلیت اور مہارت ہوتی ہے۔ یہ لوگ مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ انسانی وسائل کو کسی ملک کی مین پاور بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ قدرتی وسائل:

ایسے تمام وسائل جو قدرت نے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیئے پیدا کیئے ہیں قدرتی وسائل کہلاتے ہیں جیسے جنگلات، پہاڑ، دریا، پانی، مٹی معدنیات وغیرہ۔

وسائل کی اہمیت:

کسی بھی ملک کی ترقی میں وسائل کا کردار نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وسائل کی اہمیت درج ذیل ہے۔

(i) حقیقی دولت:

وسائل کسی بھی قوم کی حقیقی دولت ہوتے ہیں جو ملک انسانی اور قدرتی دونوں وسائل کو احسن طریقے سے استعمال کرتا ہے۔ وہ ترقی کی راہ پر کامیابی سے گامزن رہتا ہے۔

(ii) تحفظ:

قدرتی اور انسانی وسائل کسی بھی ملک کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہتھیار قدرتی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے بنائے جاتے ہیں۔ جبکہ ان کا استعمال انسانی وسائل کے ذریعے ہوتا ہے۔

(iii) عزت وتکریم کا نشان:

یہ کسی بھی ملک کی عزت وتکریم کا موجب ہوتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک، ہمیشہ ترقی یافتہ ممالک کی طرف مدد کے لیئے دیکھتے ہیں۔

(iv) ضروریات کی ادائیگی:

یہ کسی بھی ملک کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں جیسے آسائش کا سامان وغیرہ۔

(v) کاروبار اور تجارت:

یہ ملکی تجارت اور کاروبار میں بھی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ وہ ممالک جہاں وسائل وافر مقدار میں موجود ہیں تمام دنیا سے تجارتی مراسم قائم رکھتے ہیں۔

(vi) روزگار کے مواقع:

وسائل ملک میں روزگار کے مواقع بھی فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انہی وسائل کی بدولت لاکھوں لوگ مشرق وسطی کے ممالک کا رخ کرتے ہیں۔

(vii) تیز تر ترقی:

ان وسائل سے کسی بھی ملک کی تیز تر ترقی اور خوشحالی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(viii) ضروریات زندگی:

یہ زندگی کی ضروریات جیسے خوراک وغیرہ مہیا کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کو معاشی مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

سوال نمبر۲۔ مٹی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں کتنی قسم کی مٹی پائی جاتی ہے؟

جواب: مٹی:

زمین کا اوپری حصہ جو چھوٹے پتھروں سے بنا ہے۔ اور پودوں کی ذرخیزی کا باعث ہوتا ہے مٹی کہلاتا ہے۔

پاکستان کی مٹی:

پاکستانی مٹی لال، سفید اور بھوری ہوتی ہے۔ پاکستان میں مٹی کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مٹی کی مندرجہ ذیل اقسام پائی جاتی ہیں۔

دریائے سندھ کے میدان کی مٹی:

یہ میدانی علاقہ دریائے سندھ اور اس کے معاونین کی لائی ہوئی مٹی سے بنا ہے۔ یہ ہزاروں سال سے مٹی کی تہیں بچھا رہے ہیں اس میں کیلشیم کاربونیٹ کی مقدار زیادہ اور نامیاتی مادے کم ہیں۔ یہاں کی مٹی تین حصوں میں تقسیم ہے۔

۱۔ بھنگر (Bangar) مٹی:

یہ مٹی نہایت ذرخیز ہوتی ہے۔ یہ سندھ کا بیشتر میدانی علاقہ پر مشتمل ہے۔

۲۔ کھادر مٹی:

یہ مٹی زیادہ تر دریاؤں کی موجودہ گزرگاہوں میں پائی جاتی ہے۔ اس مٹی کا کچھ حصہ ہر سال سیلاب کے زیر اثر آجاتا ہے۔ جس سے ہر سال اس کے اوپر مٹی کی نئی تہہ بچھ جاتی ہے۔ اس مٹی میں نامیاتی اشیاء اور نمکیات زیادہ مقدار میں نہیں ملتے۔

۳۔ ڈیلٹائی مٹی:

یہ دریائے سندھ کے ڈیلٹا کی مٹی ہے۔اس میں حیدرآباد سے جنوبی ساحلی علاقے تک کا علاقہ شامل ہے۔زیادہ تر مٹی چکنی ہے۔جو سیلابی حالت میں نشونما پاتی ہے اس مٹی میں چاول کی پیداوار ہوتی ہے۔

پہاڑی مٹی:

مٹی کی یہ قسم زیادہ تر پاکستان کے شمالی اور مغربی بلند پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔شمالی پہاڑی علاقے کی مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ اور نامیاتی اجزاء کم ہیں کیونکہ اس علاقے کی آب و ہوا قدرے خشک ہے۔سطح مرتفع پوٹھوہار کے علاقے میں مٹی میں چونے کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔پانی مناسب مقدار میں ہونے کی وجہ سے اس مٹی کی ذرخیزی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ریتیلی صحرائی مٹی:

مٹی کی یہ قسم پاکستان میں صوبہ بلوچستان کے مغربی علاقے چولستان اور تھر اور نارا کے صحرائی علاقے میں موجود ہے۔اس مٹی میں کیلشیم کاربونیٹ کی مقدار اوسط درجے کی ہے۔یہ مٹی ہوا کے عمل سے تہہ نشین ہوتی ہے۔اس مٹی پر صحرائی اور نیم صحرائی قسم کی آب و ہوا اثر انداز ہوتی ہے۔جس سے علاقے میں معاشی سرگرمیاں کم ہوتی ہیں۔

سوال نمبر۳۔ جنگلات کیا ہیں؟ پاکستان میں جنگلات کی کتنی قسمیں پائی جاتی ہیں؟

جواب: جنگلات:

جنگلات درختوں پر مشتمل بڑے علاقے کو کہتے ہیں۔کسی بھی ملک میں ۲۵ فیصد جنگلات ہونا ضروری ہیں۔مگر پاکستان میں جنگلات صرف ۴.۵ فیصد رقبے پر ہیں۔

علاقے اور آب و ہوا کے لحاظ سے پاکستان کے جنگلات کو مندرجہ ذیل چھ اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہاڑی جنگلات:

یہ ہرے بھرے درختوں کے جنگلات ہیں جو شمالی اور شمال مغربی حصوں میں ہیں۔یہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں۔یہاں پر فر، دیودار بلیو پائن اور سپروس، والنٹ اور چیسٹ نٹ، سیب وغیرہ کے درخت عام طور پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ان درختوں سے ٹمبر اور پھل وافر مقدار میں حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔ نیم پہاڑی جنگلات:

یہ جنگلات کوہاٹ، راولپنڈی، اٹک، گجرات اور جہلم میں پائے جاتے ہیں۔یہ سخت لکڑی کے درخت ہوتے ہیں اس لیئے آگ جلانے اور گھروں کے بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔اس میں پھلاہی، کاہو، جنڈ، شیشم اور بلیک بیری کے درخت عام ہیں۔

۳۔ خشک مغربی پہاڑی جنگلات:

چلغوزہ، پائن، جونیپر درخت اس کی اقسام ہیں۔یہ زیادہ تر کوئٹہ، قلات، ژوب اور زیارت کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

۴۔ ریورین (Riverine) جنگلات:

یہ جنگلات پنجاب اور سندھ کے دریاؤں کے قریب واقع ہیں۔ان میں اکیشیاء (acacia) شیشم اور ملبری کے درخت شامل ہیں۔

۵۔ **کینال جنگلات:**

یہ جنگلات کینال کے نزدیک لگائے جاتے ہیں۔ یہ زیادہ تر چھانگامانگا، چیچاوطنی، خانیوال، تھر، شورکوٹ وغیرہ کے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔اس کے خاص درخت ملبری(Mulberry) شیشم اور یوکلپٹس (eucalyptus) ہیں۔

۶۔ **ساحلی جنگلات:**

یہ مینگروو (mangrove) جنگلات ہوتے ہیں اور بحیرہ عرب کے ساحلی علاقوں کے قریب پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ جنگلات کے فائدے بیان کریں۔

جواب: جنگلات کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

-i **اہم وسائل:**

جنگلات ہمارے اہم وسائل میں سے ہیں کیونکہ یہ ہماری بہت سی ضروریات مثلاً لکڑی، ٹمبر، جڑی بوٹیاں اور پھل وغیرہ مہیا کرتے ہیں۔

-ii **سیم اور تھور کی کمی (Water logging):**

جنگلات سیم اور تھور اور نمکیات کے مسائل کو کم کر کے زمین کو زیادہ زرخیز بناتے ہیں۔

-iii **خوشگوار موسم:**

یہ موسم کو خوشگوار بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اور ملک کے موسم کو متعدل رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

-iv **ادویات میں استعمال:**

ان سے ہمیں جڑی بوٹیاں حاصل ہوتی ہیں جو ادویات بنانے میں استعمال ہوتی ہیں۔

-v **جنگلی حیات:**

یہ جنگلی حیات کا مسکن ہوتے ہیں جیسے بھالو، ریچھ اور شیر وغیرہ۔اور انہیں قدرت حفاظت مہیا کرتے ہیں۔

-vi **ایندھن کی لکڑی:**

جنگلات سے ہمیں ایندھن کے لیئے لکڑی حاصل ہوتی ہے۔

-vii **خوبصورتی میں اضافہ:**

جنگلات علاقے کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔لہذا سیاحوں کی آمدورفت کا موجب بنتے ہیں۔

-viii **تفریح:**

یہ سیاحوں کے لیئے تفریحی مقامات میں اضافہ کرتے ہیں۔

-ix **قدرتی چراگاہ:**

یہ بکریوں وغیرہ کے لیئے قدرتی چراگاہ مہیا کرتے ہیں۔

-x **کاربن ڈائی آکسائیڈ کی کمی:**

کیونکہ یہ درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ کو استعمال کرتے ہیں اس لیئے ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کو کم کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔

xi- برف کو پگھلنے سے بچانا:

یہ پہاڑوں سے جلدی برف کے پگھلنے کو روکتے ہیں اور زمین کو بھی خراب ہونے سے بچاتے ہیں۔

xii- وسائل:

یہ ہمیں بہت سے وسائل مہیا کرتے ہیں مثلاً لکڑی جو درخت سے حاصل ہوتی ہے فرنیچر، کاغذ، ماچس اور کھیلوں کا سامان بنانے کے لیئے استعمال کی جاتی ہے۔

xiii- حفاظت:

یہ طوفانوں سے انسانوں اور فصلوں دونوں کو بچاتے ہیں۔

xiv- نشوونما:

بہت سے پرندے اور جانور جنگل میں ہی نشوونما پاتے ہیں۔

سوال نمبر۵۔ معدنیات کیا ہیں؟ پاکستان میں پائی جانے والی اہم معدنیات کے متعلق لکھیئے۔

پاکستان کے اہم معدنی وسائل بیان کیجئے۔ (۲۰۱۳) (۲۰۱۲)

جواب: معدنیات:

معدنیات سے مراد وہ قدرتی خزانے ہیں جو زیرزمین پائے جاتے ہیں اور کسی بھی ملک کی معیشت اور ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان میں معدنیات کی تین اہم اقسام پائی جاتی ہیں۔

دھاتی معدنیات:

لوہا، کرومائیٹ، جست، تانبا وغیرہ

غیر دھاتی معدنیات:

نمک، چونے کا پتھر، جپسم، سنگِ مرمر وغیرہ

قومی وسائل کی معدنیات:

تیل، گیس، کوئلہ وغیرہ

سوال نمبر۶۔ پاکستان میں پائے جانے والی معدنیات کے نام اور ان کے استعمال تحریر کیجئے۔ (۲۰۱۰) (۲۰۰۸)

قومی وسائل کی معدنیات:

ا۔ معدنی تیل:

معدنی تیل بہت اہم خزانہ ہے۔ یہ خام حالت میں پایا جاتا ہے اور اسے ریفائنری میں صاف کیا جاتا ہے۔ پاکستان اپنی پوری ضرورت کا ۱۵ فیصد تیل پیدا کرتا ہے۔ ۸۵ فیصد درآمد کیا جاتا ہے۔

مقامات:

پاکستان میں معدنی تیل کے ذخائر پوٹھوہار سطح مرتفع، کھور، دھلیاں، کوٹ مایال، سارنگ میں ضلع اٹک میں پایا جاتا ہے۔ بلاسکار کے مقام پر چکوال ضلع میں۔ ضلع جہلم میں جویا میر اور ڈیرہ غازی خان میں ڈھوڈک کے مقام پر پایا جاتا ہے۔ سندھ میں بدین، حیدرآباد، سانگھڑ اور دادو میں پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ پیٹرول، کیروسین، ڈیزل، پلاسٹک، موم بتی اور بیس لائن بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ قدرتی گیس:

قدرتی گیس عام طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ یہ پیٹرول سے سستی ہوتی ہے۔ ہماری ضرورت کا ۳۵ فیصد گیس ہی سے پورا ہوتا ہے۔

مقامات:

سوئی گیس پہلی دفعہ ۱۹۵۲ء میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوئی۔ اس کے بعد تیرہ مختلف مقامات پر اس کے ذخائر پائے گئے ہیں جیسے سوئی۔ اُچ۔ ذن۔ خیرپور۔ سیری وغیرہ۔

استعمال:

ا۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں استعمال ہوتی ہے۔ ۲۔ گاڑیوں کے ایندھن کے طور پر بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ ۳۔ گھروں میں اور بجلی بنانے کے لیئے بھی گیس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ کوئلہ:

پاکستان اپنی ضرورت کا ۱۱ فیصد کوئلہ پیدا کرتا ہے۔ مگر یہ کوئلہ اچھی قسم کا نہیں ہوتا۔

مقامات:

یہ ڈنڈوٹ، مکروال، پنڈ، شاراگ، خوست، ہرنائی، سار، دیگاڑی، ٹھٹھہ، جھمپیر اور لاکھڑا کے مقامات پر پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تھرپارکر میں بھی کوئلہ پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ کیلشیم کاربونیٹ بنانے کے علاوہ اینٹیں بنانے میں بھی کام آتا ہے اور گھروں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دھاتی معدنیات:

ا۔ لوہا:

پاکستان اپنی کُل ضرورت کا ۱۶ فیصد لوہا پیدا کرتا ہے اور یہ لوہا اچھی قسم کا نہیں ہے۔

مقامات:

لوہے کی بڑی مقدار کالاباغ کے مقام پر پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ لنگریال، ہزارہ، ایبٹ آباد، چترال، خضدار، چل غازی اور مسلم باغ میں بھی کوئلہ پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ لوہا، اسٹیل، مشینیں اور اوزار بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ کرومائیٹ:

یہ سفید رنگ کی دھات ہے۔ پاکستان میں دنیا کے سب سے زیادہ کرومائیٹ کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ یہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

مقامات:

اس کے ذخائر مسلم باغ، چاغی، خاران، مالاکنڈ، مہمند ایجنسی اور شمالی وزیرستان میں پائے جاتے ہیں۔

استعمال:

یہ اسٹیل بنانے میں استعمال ہوتا ہے اس کے علاوہ جہاز، ڈائی اور تصویر سازی کا سامان بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ تانبہ:

بلوچستان میں تانبے کے بہت سے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

مقامات:

یہ سینڈک کے مقام پر ضلع چاغی میں پائے جاتے ہیں۔

استعمال:

یہ بجلی کا سامان بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

غیر دھاتی معدنیات:

ا۔ جپسم:

یہ سفید رنگ کا چمکدار پتھر ہے۔

مقامات:

یہ جہلم، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، کوہاٹ، روہڑی، کوئٹہ، سبی اور لورالائی میں پائے جاتے ہیں۔

استعمال:

یہ سیمنٹ، کیمیائی کھاد، پلاسٹر آف پیرس اور بلیچنگ پاؤڈر بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ نمک:

پاکستان میں دنیا میں سب سے زیادہ نمک کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اعلیٰ قسم کا نمک پایا جاتا ہے۔

مقامات:

نمک سطح مرتفع پوٹھوار میں پایا جاتا ہے۔ سب سے بڑی کان کھیوڑا کے مقام پر ہے۔ دوسرے مقامات میں ورچا، کالاباغ، بہادر خیل، موری پور اور مکران شامل ہیں۔

۳۔ چونے کا پتھر:

مقامات:

چونے کا پتھر بڑی مقدار میں ڈنڈوٹ، زندہ پیر، مغل کوٹ، گن جو، ٹاکر، منگھوپیر، کوٹ ڈیجی اور رانی پور میں پایا جاتا ہے۔

استعمال:

یہ سیمنٹ بنانے میں، رنگ سازی کا سامان بنانے، گلاس، صابن، کاغذ اور ڈائی بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ سنگ مرمر:

پاکستان میں مختلف رنگ اور قسم کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بہترین سنگ مرمر سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان کی سنگ مرمر کی انڈسٹری بڑا زرمبادلہ کما رہی ہے۔

مقامات:

یہ چاغی، مردان، سوات اور خیبر ایجنسی میں پایا جاتا ہے۔ جبکہ کالا اور سفید سنگ مرمر کالا چٹا پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶۔ زراعت اور زرعی مصنوعات پر نوٹ لکھیں۔ پاکستان کی غذائی فصلوں کے نام اور ان کی کاشت کے بارے میں تحریر کیجئے۔ (۲۰۰۹)

جواب: زراعت:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں کے زیادہ تر لوگ زراعت سے منسلک ہیں زرعی شعبے کی معیشت کا دارومدار اسی پر قائم ہے۔ اللہ نے پاکستان کو ذرخیز زمین عطا کی ہے۔ جس پر ہر طرح کی فصل اُگائی جاتی ہے۔

پاکستان کی فصلیں:

پاکستان میں دو طرح کی فصلیں ہوتی ہیں۔

۱۔ ربیع:

یہ گرمیوں کی فصل ہے اور اس میں گندم، چنے، تیل کے بیج اور جو شامل ہیں۔

۲۔ خریف:

یہ سردیوں کی فصل ہے اس میں چاول، مکئی، کپاس، جوار، گنا اور باجرے کی کاشت ہوتی ہے۔

فصلوں کی قسمیں:

ربیع اور خریف بھی دو قسموں میں علیحدہ کی جاتی ہیں۔

۱۔ غذائی فصلیں:

وہ فصل جو کھانے کے لیئے استعمال کی جاتی ہیں غذائی فصلیں کہلاتی ہیں مثلاً گندم، چاول، مکئی، باجرہ، اور جوار اور پھل، سبزیاں وغیرہ۔

۲۔ **نقد آور فصلیں:**

وہ فصلیں جو زرمبادلہ کمانے میں مدد دیتی ہیں نقد آور فصلیں کہلاتی ہیں مثلاً کپاس، گنا، تمباکو اور تیل کے بیج۔

غذائی فصلیں:

۱۔ **گندم:**

یہ پاکستان کی سب سے اہم فصل ہے۔ پوری ضرورت کا تین چوتھائی حصہ پنجاب میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے بعد سندھ گندم کی کاشت کا بڑا صوبہ ہے۔ ہم گندم کی پیداوار میں خود کفیل ہیں اور اسے آٹا اور ڈبل روٹی وغیرہ بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ **چاول:**

چاول پاکستان کی اہم غذائی فصل ہے۔ اور اس کی کاشت پاکستان میں بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔ ہم چاول کی پیداوار میں خود کفیل ہیں ہم ایک بڑی مقدار برآمد بھی کرتے ہیں خاص طور سے پاکستان کا باسمتی چاول بیرونی ممالک میں بہت پسند کیا جاتا ہے۔

۳۔ **مکئی:**

پاکستان مکئی کی پیداوار میں خود کفیل ہے۔ مگر یہ اچھی قسم کا نہیں ہوتا۔ یہ غذائی فصل ہونے کے ساتھ ساتھ جانوروں کے چارے کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ یہ سرحد کے علاقوں مردان، ایبٹ آباد، مانسہرہ، سوات اور پشاور میں پائی جاتی ہے۔ جبکہ پنجاب میں فیصل آباد اور ساہیوال اس کی کاشت کے لیئے مشہور ہیں۔

۴۔ **جوار اور باجرہ:**

یہ عام طور پر غذا کے طور پر استعمال نہیں ہوتے لیکن جانوروں کی خوراک کا حصہ ہوتے ہیں۔ پاکستان ان کی کاشت میں بھی خود کفیل ہے۔ لیکن ہم انہیں برآمد نہیں کرتے۔ یہ زیادہ تر پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں کاشت کیئے جاتے ہیں۔

۵۔ **دالیں:**

دالوں کی مختلف اقسام پاکستان میں کاشت کی جاتی ہیں۔ چنا سب سے اہم فصل ہے اور سرحد میں کاشت کی جاتی ہے۔ جبکہ مونگ، مسور، ماش، پنجاب میں کاشت کی جاتی ہیں۔

۶۔ **جو:**

یہ زیادہ علاقے میں کاشت نہیں کی جاتی۔ یہ غریب گھرانوں میں غذا کے طور پر استعمال ہوتا ہے جبکہ جانوروں کا چارہ بھی اس سے بنتا ہے۔

۷۔ **پھل اور سبزیاں:**

پاکستان آلو، پیاز، مولی، مٹر، شلجم، گوبھی، گاجر، وغیرہ کی کاشت میں خود کفیل ہے۔ اور پیاز کو برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں بہت سے پھل اور خشک میوہ جات کاشت کیئے جاتے ہیں مثلاً انگور، سیب، انار، آڑو، خوبانی، ناشپاتی، چیری، آم، کھجور، کیلا، تربوز، خربوزہ، مالٹا، بادام، پستہ، اخروٹ وغیرہ۔

نوٹ نقد آور فصلیں: **(۲۰۱۲)**

۱۔ کپاس:

کپاس پاکستان کی سب سے بڑی برآمد ہے۔ یہ پاکستان کا سلور فائبر بھی کہلاتا ہے۔ یہ زیادہ تر پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں دو طرح کی کپاس لگائی جاتی ہے۔ ایک عام قسم ہے جبکہ دوسری امریکن کپاس کہلاتی ہے۔ کپاس کی بہتر کاشت کی وجہ سے ملک میں کئی کپڑے کے کارخانے لگائے گئے ہیں۔

۲۔ گنا:

یہ ایک اہم فصل ہے جس سے چینی حاصل کی جاتی ہے یہ چاروں صوبوں میں کاشت ہوتا ہے۔ اس کا کچھ حصہ بچا ہوا کاغذ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ سرحد کو گنے کا گھر کہا جاتا ہے۔ پاکستان کا گنا برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

۳۔ تمباکو:

تمباکو زیادہ تر سرحد میں کاشت کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر پشاور اور مردان کے علاقے میں۔ یہ سگریٹ اور سگار بنانے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تمباکو بھی برآمد کیا جاتا ہے۔

۴۔ تیل کے بیج:

یہ پاکستان کی ایک اہم فصل ہے جو صرف زیادہ پانی والے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس میں مختلف بیج جیسے رائی، کپاس کے بیج، تل، سرسوں، سورج مکھی وغیرہ شامل ہیں۔ ہماری ویجیٹیبل آئل کی فیکٹریاں یہ بیج استعمال کرتی ہیں۔ پھر بھی پاکستان ۸۰ فیصد بیج دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے۔

سوال نمبر ۷۔ پاکستان کے زرعی مسائل پر روشنی ڈالیں۔ **(۲۰۱۱) (۲۰۰۹) (۲۰۰۸)**

جواب: پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں کے لوگوں کا پیشہ زراعت ہے۔ حالانکہ پاکستان میں بہت سی غذائی اور نقد آور فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پھر بھی کاشت کی مقدار کم ہے۔ اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) تعلیم کی کمی:

زیادہ تر کسان اَن پڑھ ہیں۔ انہیں زراعت کے جدید طریقوں سے کوئی واقفیت نہیں ہے اور وہ پرانے طریقوں پر ہی قائم ہیں۔ انہیں کیڑے مار دوائیوں اور کھاد کے متعلق بھی معلومات نہیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی فی ایکٹر پیداوار ملک کی ضروریات کے لحاظ سے بہت کم ہے۔

(ii) کسانوں کی تعداد:

کسانوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ لیکن زیر کاشت زمین کم ہے۔ یعنی زیر کاشت رقبے کو بڑھانے کا عمل بہت سست ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ زیر کاشت رقبہ فی کس کم ہو گیا ہے۔

(iii) مشینوں کے بغیر کاشت:

حالانکہ پاکستان کے کسان محنتی ہیں لیکن ہمارے کسان مشینوں کے استعمال سے بے بہرہ ہیں وہ لکڑی کے ہل اور علاقائی بیجوں پر بھروسہ

کرتے ہیں۔معاشی تنگی بھی انکی راہ میں رکاوٹ ہے۔مشینی کاشتکاری اختیار نہیں کی گئی ہے۔ٹریکٹر، ٹیوب ویل، کھاد، تصدیق شدہ، معیاری بیج اور بیجوں کی ایک منظم اور ترتیب سے بوائی مشینی کاشتکاری کے اہم اور لازمی اجزاء ہیں۔

(iv) زرعی زمین:

زرعی زمین پاکستان میں دو حصوں میں تقسیم ہے۔مالک زمین کے پاس بڑا علاقہ ہے لیکن وہ کاشت نہیں کرتے لہذا زمین بنجر رہتی ہے۔ دوسرے گروپ کے پاس کینال والے علاقے ہیں جہاں ۱۲ سے ۱۵ ایکڑ اراضی ایک شخص کے پاس ہوتی ہے۔وہ ان چھوٹے قطعہ اراضی پر مشینی کاشتکاری اختیار نہیں کر سکتے اور مشینی کاشتکاری کے بغیر پیداوار کم ہی رہے گی۔

(v) زرعی شعبے کا کردار:

زرعی شعبہ بھی اپنا کام صحیح طور سے نہیں کر رہا کسانوں اور زرعی دفاتر کے عملے کے درمیان مناسب روابط بھی نہیں ہیں۔محکمہ زراعت کے اہل کار بھی اپنی موثر کارکردگی دکھانے میں ناکام ہوگئے ہیں۔فرائض سے غفلت وغیر حاضری، مناسب موقع پر مشورہ کا نہ ملنا اور کاشتکاروں اور کسانوں کو زرعی آگہی دینے میں سستی اور عدم دلچسپی کسانوں اور محکمے کے مابین عدم تعاون کی چند وجوہات ہیں اسطرح زرعی پیداوار کو نقصان پہنچتا ہے۔

(vi) زمین کا کٹاؤ:

بارشیں اور تباہی پھیلانے والے عوامل یعنی آندھی، طوفان، برف باری اور زلزلے زمین کے کٹاؤ کا سبب بنتے ہیں۔زمین کے بالائی زرخیز ساختی ذرات کو ہٹا دیتے ہیں اور نتیجہ کم پیداوار کی صورت میں نکلتا ہے۔

(vii) سیم اور تھور:

پنجاب اور سندھ کے بڑے کینال کے علاقے سیم اور تھور کا شکار ہیں جو زرخیز زمین کے لیئے بہت خطرناک ہے۔

(viii) ذرائع آمدورفت کی کمی:

سڑکوں کی ناپختہ صورتحال اور مناسب ذرائع آمدورفت نہ ہونے کی وجہ سے اجناس بازار تک نہیں پہنچ پاتیں۔اسی لیے کاشتکار فصلوں کی قلیل پیداوار پر قناعت کر لیتے ہیں۔

(ix) فروخت میں مشکلات:

کسانوں کو فصلوں کی مناسب قیمتیں نہ ملنا بھی انہیں دلبرداشتہ کرتا ہے۔جسکی وجہ آڑھتیوں کی مختلف چالبازیوں اور حرکتوں کی وجہ سے کاشتکاروں کو ان کی محنت اور پیداوار کا مناسب صلہ نہیں ملتا ہے۔اسی لیے وہ پیداوار بڑھانے پر ضروری توجہ نہیں دیتے۔

طبی سہولتوں کی کمی:

طبی سہولتوں کی کمی اور رہائش کا مناسب بندوبست نہ ہونا بھی کاشت میں کمی کا باعث ہے۔

سوال نمبر ۸۔ زراعت کے مسائل حل کرنے کے لیئے پاکستانی حکومت نے کیا اقدامات کیئے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔(۲۰۰۹)

جواب: پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستانی حکومت بھی ملک میں زراعت کو بہتر بنانے کے لیئے بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔ یہ اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

تعلیمی سہولیات:

i- حکومت ایسے پروگرام مرتب کر رہی ہے جس سے کسانوں کو تعلیمی مواقع میسر آسکیں اور وہ جدید آلات کے استعمال کو سمجھ سکیں۔

ii- پمفلٹ اور اشتہارات کے ذریعے لوگوں میں آگہی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

iii- ریڈیو اور ٹی۔وی پر زراعت سے متعلق پروگرام دکھائے جا رہے ہیں۔

iv- تعلیم بالغان کا سلسلہ بھی دیہی علاقوں میں شروع کیا گیا ہے۔

قرضوں کی سہولت:

(الف) آسان اقساط پر قرضے فراہم کیئے جا رہے ہیں تا کہ کھاد اور آلات بیج وغیرہ خریدے جا سکیں۔

(ب) ٹیوب ویل اور ٹریکٹر خریدنے کے لیئے بھی قرضے فراہم کیئے جا رہے ہیں۔

آبپاشی کے ذرائع:

i- آبپاشی کے مصنوعی ذرائع بہتر بنائے جا رہے ہیں۔

ii- سیم اور تھور کے خاتمے کے لیئے کوشش کی جا رہی ہے۔

iii- نہری نظام بہتر بنایا جا رہا ہے۔

زراعت سے متعلق شعبے:

۱۔ زراعت سے متعلق دوسرے شعبوں کو بڑھاوا دیا جا رہا ہے تا کہ زیر کاشت زمین پر آبادی کی شرح کو کم کیا جا سکے۔

۲۔ دوسرے شعبہ جات کی بدولت کسانوں کو اضافی پیسے کمانے کی سہولیات بھی مہیا آتی ہیں۔

رقبے کی سہولت:

۱۔ ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۷ء کی زمینی اصطلاحات نے اراضی کو بڑے مالکان سے بچا کر چھوٹے کسانوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

۲۔ مالکان کی اجارہ داری کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

زرعی ادارے:

زرعی یونیورسٹیاں اور کالج بنائے گئے ہیں۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

i- زرعی یونیورسٹی پشاور

ii- زرعی یونیورسٹی راولپنڈی

iii- زرعی یونیورسٹی بہاولپور

iv- زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام

v- زرعی کالج ملتان

vi- زرعی ادارہ ڈوکری لاڑکانہ

یہ ادارے زراعت کو مزید بڑھانے کے لیئے اور پیداوار کی بہتری کے لیئے کام کررہے ہیں۔

سوال نمبر۹۔ پاکستان کے آبپاشی نظام اور نہروں پر نوٹ لکھیئے۔

جواب: پاکستان ایک زرعی ملک ہے پانی فصلوں کو زندگی دیتا ہے اور اس لیئے ایک اہم ضرورت ہے تاکہ زرعی پیداوار بڑھ سکے۔ آبپاشی کے لیئے پانی حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(الف) مصنوعی طریقے جیسے نہر، ڈیم، بیراج اور کاریز وغیرہ۔

(ب) ٹیوب ویل اور بارش کے ذریعے۔

۷۳ فیصد پاکستانی علاقہ مصنوعی طریقوں سے زیر کاشت ہے۔

نہری نظام:

پاکستان کا نہری نظام دنیا میں سب سے بڑا ہے۔ پنجاب اور سندھ میں نہروں کا ڈیم اور بیراجوں کے ذریعے جال بچھا ہوا ہے۔ بلوچستان میں بھی چند نہریں ہیں۔ نہریں آبپاشی کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔ دریا کا پانی انہی نہروں کے ذریعے دور دراز کے علاقوں میں پہنچایا جاتا ہے۔

نہر کی اقسام:

نہریں کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ پہلی قسم سارا سال بہنے والی نہروں کی ہے۔

۲۔ دوسری قسم وہ نہریں ہیں جو صرف بارشوں میں بہتی ہیں۔

پاکستان میں ۱۸ ہیڈورکس اور بیراج جبکہ ۳۸ بڑی نہریں ہیں۔ دو بڑے ڈیم منگلا اور تربیلا اور چھوٹے ڈیم جیسے وارسک اور غازی بروتھا ہیں۔ یہ نہروں کو پانی مہیا کرتے ہیں۔

دونوں بڑے ڈیم معاہدہ سندھ طاس کے تحت بنائے گئے ہیں۔

نوٹ (۲۰۱۱)

معاہدہ سندھ طاس:

تقسیم کے بعد بھارت نے دریائے ستلج اور راوی کی نہروں کا پانی روک دیا تھا۔ اس کی وجہ سے بھارت اور پاکستان کے درمیان پانی کا جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لیئے ورلڈ بینک نے ۱۹۶۰ء میں دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ سندھ طاس کروایا۔ اس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

i- انڈیا کو مشرقی دریاؤں راوی، بیاس اور ستلج پر ملکیت حاصل ہے۔

ii- پاکستان کی ملکیت مغربی دریا یعنی سندھ، جہلم اور چناب ہیں۔

iii- ستلج اور راوی کا پانی پاکستان کو نہروں کے ذریعے حاصل ہوگا۔

iv- پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیئے پاکستان دو ڈیم، ۵ بیراج اور ۸ نہریں نکالے گا۔

سوال نمبر ۱۰۔ مویشی اوران سے حاصل ہونے والی اشیاء پر نوٹ لکھیئے۔

جواب: مویشی فارم پر رکھے جانے والے جانوروں کو کہتے ہیں۔ یہ پاکستانی زراعت کا اہم حصہ ہیں۔ یہ زراعت کا 37.5% حصہ ہیں اور ملکی معیشت میں ۱۰فیصد حصہ ادا کرتے ہیں۔ یہ ملک کے لیئے زرِمبادلہ بھی فراہم کرتے ہیں۔

مویشی:

اس میں گائے، بھینس، بکری، اونٹ، گھوڑے، گدھے، خچر اور مرغیاں شامل ہیں۔اس کے علاوہ مچھلی فارم بھی اسی کا حصہ ہیں۔

اشیاء:

ان سے حاصل ہونے والی اشیاء میں گوشت (گائے، بکری اور مرغی) اون، بال، چربی، خون، کھال وغیرہ شامل ہے۔

مقامات:

پاکستان کے بہت سے حصوں میں مویشی کاروباری طور پر رکھے جاتے ہیں۔ ڈیری فارم سندھ اور پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ سندھ میں ملیر، میرپورخاص، سکرنڈ، دادو اور ٹنڈو محمد خان میں فارم ہیں۔ جبکہ پنجاب میں بہاولپور، ویہاڑی، خانیوال، ڈیرہ غازی خان اور ساہیوال میں فارم پائے جاتے ہیں۔

اختتامیہ:

پاکستان میں مویشی رکھنے کے خاطر خواہ انتظامات نہیں ہیں۔اس طرف توجہ دے کر زرمبادلہ میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ پاکستان میں توانائی کے ذرائع پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

جواب: **تعارف:**

کسی بھی ملک کی معیشت میں توانائی کے ذرائع اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں توانائی کے ذرائع وافر مقدار میں موجود نہیں۔ یہ ذرائع درج ذیل ہیں۔

ا۔ تھرمل توانائی:

تھرمل توانائی ہمارے ملک میں عام طور پر استعمال ہوتی ہے۔ کوئلہ، تیل اور گیس تھرمل توانائی بنانے میں استعمال کیئے جاتے ہیں۔ لیکن ان ذخائر کی کمی کی وجہ سے ہم ان پر بھروسہ نہیں کرتے۔

آسان حصول:

تھرمل توانائی کے اسٹیشن آسانی سے لگائے جاسکتے ہیں۔

مہنگا طریقہ:

حالانکہ یہ آسانی سے لگائے جاتے ہیں مگر یہ توانائی حاصل کرنے کا نسبتاً مہنگا طریقہ ہے۔

پیداوار:

تقریباً ملکی ضرورت کی 58% بجلی تھرمل توانائی سے حاصل کی جاتی ہے۔

مقامات:

تھرمل توانائی گھر تھرپارکر، کوٹ ادو، فیصل آباد، روہڑی، جام شورو، حیدرآباد اور کراچی میں لگائے گئے ہیں۔

۲۔ پن بجلی:

پن بجلی دریاؤں کے پانی کے ذریعے بنائی جاتی ہے۔

مہنگا انتظام:

پن بجلی گھر بہت مشکل سے لگائے جاتے ہیں اور نسبتاً مہنگا لگایا جاتا ہے۔

سستا حصول:

حالانکہ پن بجلی گھر بنانے میں مہنگے ہوتے ہیں مگر بجلی حاصل کرنے کا نسبتاً سستا اور بہتر طریقہ ہے۔

پیداوار:

ہماری ملکی ضرورت کا ۴۲ فیصد بجلی پن بجلی گھر سے پوری ہوتی ہے۔

مقامات:

پن بجلی گھر منگلا، وارسک، تربیلا اور غازی بروتھا میں لگائے گئے ہیں۔

۳۔ ایٹمی توانائی / جوہری توانائی / نیوکلیائی توانائی: (۲۰۰۸)

یورینیم جو کہ بھاری سرمئی رنگ کی ریڈیو ایکٹیو دھات ہے اسے ایٹمی توانائی حاصل کرنے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جوہری توانائی کو پرامن مقاصد کے لیئے بھی استعمال کیا جاتا ہے مثال کے طور پر اسکو زرعی تحقیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مقامات:

ایٹمی بجلی گھر پاکستان میں دو ہیں۔ ایک کراچی میں اور دوسرا چشمہ میانوالی میں ہے۔ جوہری طاقت کا تیسرا منصوبہ بھی چشمہ کے مقام پر چین کے تعاون سے زیر تعمیر ہے۔

استعمال:

i- ایٹمی توانائی لوگوں کو سستی بجلی فراہم کرتے ہیں۔

ii- اسے زرعی ریسرچ کے لیئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

iii- یہ تابکاری بھی پھیلاتے ہیں۔

iv- ایٹمی توانائی کو سرطان (کینسر) کے علاج کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ شمسی توانائی:

شمسی توانائی سورج سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور مفت میں حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ذخائر بھی لامحدود ہیں تقریباً ۲۰۰ میگا واٹ توانائی سورج سے روزانہ حاصل کی جاتی ہے یہ تقریباً دنیا کے تمام توانائی گھروں سے ۲۰,۰۰۰ گنا زیادہ ہے۔

شمسی توانائی حاصل کرنے کے طریقے:

(الف) یہ شمسی سیلوں میں محفوظ کی جاتی ہے۔

(ب) یہ شمسی بوائلر میں شیشوں کے ذریعے محفوظ کی جاتی ہے۔

مقامات:

شمسی توانائی گھر بہت مہنگے ہوتے ہیں پھر بھی خرخیرہ، ملماری، ڈیٹل خان، ہوٹ اور ناصر آباد میں چھوٹے گھر بنائے گئے ہیں۔

سوال نمبر۱۲۔ انسانی وسائل پر نوٹ لکھیے۔ نیز ان کا دوسرے وسائل سے تعلق بھی بیان کریں۔

جواب: انسانی وسائل:

انسانی وسائل ملکی ترقی کے لیئے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ پاکستان دنیا کا آبادی کے لحاظ سے چھٹا بڑا ملک ہے۔ اس کی موجودہ آبادی 15.1 ملین ہے۔ پاکستان کی آبادی کا ۳۰ فیصد حصہ باقاعدہ تعمیری کاموں سے وابستہ ہے۔ اس میں سے ۴۰٪ زراعت، ۱۸٪ کارخانوں اور ۴۰٪ مختلف شعبوں سے منسلک ہیں۔ کام کرن۔ والے یہ ۳۰٪ لوگ پاکستان کا انسانی وسائل ہیں۔

انسانی وسائل کے فائدے:

انسانی وسائل اُسی وقت فائدہ مند ہوتے ہیں جب انسانوں کی جسمانی اور ذہنی صحت بہتر ہو۔ ان کی تعلیم اور مہارت بہتر ہو۔ پاکستان کے جاگیردار حکمران اس جانب توجہ نہیں دیتے۔

دوسرے وسائل سے تعلق:

انسانی اور دوسرے وسائل ایک دوسرے سے مکمل طور سے وابستہ ہیں۔ انسان اپنی ضروریات کے لیئے دوسرے وسائل کا مرہون منت ہے اور اگر انسانی قابلیت اور مہارت نہ ہو تو دوسرے وسائل حاصل کرنا ناممکن ہے۔

سوال نمبر۱۳۔ دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف ہجرت کو روکنے کے لیئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

جواب: نقل مکانی روکنے کے اقدامات:

مندرجہ ذیل اقدامات کا کیا جانا دیہی آبادی کی شہروں میں منتقلی روکنے کے لیئے ضروری ہیں۔

۱۔ ''تعلیم سب کے لیئے'' کے پروگرام کو جلدی بڑے پیمانے پر پھیلانا چاہیئے۔

۲۔ صحت، بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولیات دیہی علاقوں میں مہیا کرنی چاہیئے۔

۳۔ بہتر نوکری کے مواقع دیہاتوں میں فراہم کیئے جائیں۔

۴۔ دیہاتوں کے حالات بہتر بنا کر قانون کو نافذ کیا جائے۔

۵۔ آسان قرضوں کی سہولت دی جائے۔

۶۔ وہ لوگ جو حکومتی، داروں میں کام کرنا چاہتے ہیں انہیں شروع میں دیہات میں تعینات کیا جائے۔

سوال نمبر۱۴۔ زندگی میں اعتدال سے کیا مراد ہے؟

جواب: زندگی میں اعتدال سے مراد اپنی حیثیت کے مطابق رہنا ہے۔ یہ مناسب سوچ اور کردار کا آئینہ دار ہے۔ وہ لوگ جو زندگی میں اعتدال پسندی نہیں اپناتے مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔

اعتدال سے معاشی، سماجی اور سیاسی خیالات بہتر ہوتے ہیں۔ پاکستانی نہایت جذباتی قوم ہیں جس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ دقیانوسی ہوتا جارہا ہے۔ ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی کے ہر شعبے میں اعتدال پسندی کو اپنانا چاہیئے۔